احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 4 جولائی 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 4 جولائی 2014ء 5 رمضان 1435 ہجری 4 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 152

## اگر تمہیں معلوم ہوتا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے۔ اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔

(الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب، کتاب الصوم باب فی فضل رمضان)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہوسکتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شامل نہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص292)

رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔ نیز فرمایا میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں، تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 439)

خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں۔ ایک عبادات مالی، دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جن کے پاس نہیں وہ معذور ہیں اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کرسکتا ہے ورنہ ساٹھ سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آجاتا ہے۔ (کسی نے) یہ ٹھیک کہا ہے کہ پیری و صد عیب۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صد ہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ع

موئے سفید از اجل آرد پیام

انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-)

(البقرة:185) یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 562)

دیکھو جنہوں نے ان دنوں روزے رکھے ہیں وہ کچھ دبلے نہیں ہوگئے اور جنہوں نے استخفاف کے ساتھ اس مہینہ کو گزارہ ہے وہ کچھ موٹے نہیں ہوگئے۔ ان کا بھی وقت گزر گیا۔ ان کا بھی زمانہ گزر گیا۔ جاڑے کے روزے تھے۔ صرف غذا کے اوقات کی ایک تبدیلی تھی۔ سات آٹھ بجے نہ کھائی چار پانچ بجے کھالی۔ باوجود اس قدر رعایت کے پھر بھی بہتوں نے شعائر اللہ کی عظمت نہیں کی اور خدا تعالیٰ کے اس واجب التکریم مہمان ماہ رمضان کو بڑی حقارت سے دیکھا۔ اس قدر آسانی کے مہینوں میں رمضان کا آنا ایک قسم کا معیار تھا اور مطیع و عاصی میں فرق کرنے کے لئے یہ روزے میزان کا حکم رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے آسانی تھی۔ سلطنت نے ہر قسم کی آزادی دے رکھی ہے۔ طرح طرح کے پھل اور غذائیں میسر آتی ہیں۔ کوئی آسائش و آرام کا سامان نہیں، جو آج مہیا نہ ہوسکتا ہو۔

(ملفوظات جلد اول ص317,316)

## روحانی ترقی کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بدُوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 339)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

## دین کی اشاعت کیلئے وقف کرو

حضرت مصلح موعود خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 1955ء میں فرماتے ہیں:۔

''خدا نے تمہارے لئے بڑی بڑی عزتیں رکھی ہیں۔ تم خدا پر توکل کرو اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو۔ وہ دینے پر آتا ہے تو وہ کچھ دے دیتا ہے کہ انسان اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔''

(بحوالہ الفضل 22۔ اکتوبر 1955ء)

مخلص نوجوان لبیک کہتے ہوئے قدم آگے بڑھائیں اور اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

## تحریک جدید کی دعائیہ فہرست

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ حسب سابق امسال بھی 29 رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے احباب کے اسماء کی فہرست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ حضور انور کی دعاؤں کا فیض حاصل کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ احباب اس میں شامل ہونے کیلئے سعی بلیغ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں

# جمعہ کی فرضیت و اہمیت

## جمعہ کا دن

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم ہے۔

(الفضل 30 دسمبر 2008ء)

## خطبہ جمعہ کی اہمیت

بعض لوگ خطبہ ثانیہ کے دوران آرہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے (-) کے دروازے پہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے پہلے آنے والوں کو پہلا لکھتے ہیں اور پہلے آنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی کرے پھر بعد میں آنے والا اس کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرے اور پھر مینڈھا ...... پھر مرغی پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح پھر جب امام منبر پر آجاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر کو سننا شروع کر لیتے ہیں۔

(خطبات مسرور جلد 4 ص 530)

جو خطبہ ہے یہ بھی نماز کا حصہ ہے......اس لئے جمعہ کی نماز پر بڑی توجہ سے پابندی سے آنا چاہئے۔

(خطبات مسرور جلد 3 ص 547)

## جمعۃ المبارک کی اہمیت

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں ایک (-) اللہ تعالیٰ سے نماز پڑھتے ہوئے جو بھی بھلائی مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کر دیتا ہے۔

(خطبات مسرور جلد 5 ص 413)

جمعہ کی فرضیت کے بارہ میں کہ جمعہ کتنا ضروری ہے حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا دنوں میں بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں (-) بندہ جو بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔

(خطبات مسرور جلد اول ص 486,485)

آنحضرتؐ نے ہمیں جمعہ کی اہمیت بلکہ اس کے فرض ہونے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ ضرور فرمایا ہے کہ ہر (-) پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا ایسا حق ہے جو واجب ہے سوائے غلام، عورت، بچے اور مریض کے۔

(خطبات مسرور جلد 5 ص 414)

ایک حدیث میں جمعہ ضائع کرنے والوں کے بارے میں آتا ہے۔ جس میں جمعہ کی اہمیت اور جمعہ نہ پڑھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذکر ہے۔ حضرت ابو جعد ضمری روایت کرتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے تساہل کرتے ہوئے لگاتار تین جمعے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

(خطبات مسرور جلد 4 ص 531)

آنحضرتؐ نے بڑا انذار فرمایا ہوا ہے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس کسی نے بلاوجہ جمعہ چھوڑا وہ اعمال نامے میں منافق لکھا جائے گا جسے نہ تو مٹایا جا سکے گا اور نہ ہی تبدیل کیا جا سکے گا۔

(خطبات مسرور جلد 5 ص 415)

آنحضرتؐ جمعہ چھوڑنے والوں سے خود کس قدر ناراضگی کا اظہار فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو جمعہ چھوڑتے ہیں ان کے متعلق میرا دل چاہتا ہے کہ میں کسی اور شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں جمعہ سے پیچھے رہنے والوں کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

(خطبات مسرور جلد 5 ص 416)

حضرت سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا نماز جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ حالانکہ وہ جنت کا اہل ہوتا ہے۔

(خطبات مسرور جلد 5 ص 416,415)

جو لگاتار تین جمعے چھوڑے گا اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔

(مشعل راہ جلد 5 حصہ چہارم ص 101)

تمہارے دنیاوی کام کاج اگر کوئی ہیں، مصروفیات اگر ہیں تو جمعہ کی نماز کے بعد ان کو بجالاؤ۔

(خباب مسرور جلد 2 ص 820)

جمعہ کی برکات سے فائدہ اٹھاؤ تا کہ روحانیت میں ترقی کرو تا کہ قبولیت دعا کے نظارے دیکھو، تا کہ خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرو اور دائمی تجارتوں کے وارث بن جاؤ جن میں کبھی کوئی خسارہ نہیں۔ (خطبات مسرور جلد 5 ص 416)

جمعہ کی نماز ایک ایسا فرض ہے جس کی ادائیگی اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس کے مقررہ وقت پر کی جائے ورنہ ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں (-) اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا۔

(خطبات مسرور جلد 5 ص 414)

اگر تمہیں علم ہو جائے اس اہمیت کا اور یہ پتہ چل جائے کہ جمعہ کی عبادت تمہیں کیا سے کیا بنا سکتی ہے اگر تمہیں پتہ ہو کہ جمعہ میں کی گئی دعائیں کتنا درجہ پاتی ہیں۔ تمہیں پتہ ہو کہ جمعہ کے دن تم شیطان کے چنگل سے بھی بچ سکتے ہو اور کس طرح بچ سکتے ہو......تو کبھی جمعہ نہ چھوڑو۔

(خطبات مسرور جلد 2 ص 818,817)

دیکھیں جمعہ کی کس قدر برکات ہیں۔ ایک تو اس کو بہترین دن قرار دیا گیا ہے۔ اب کون نہیں چاہتا کہ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک جو بہترین دن ہے اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔

(خطبات مسرور جلد 1 ص 486)

جمعہ کی نماز پر بڑی توجہ سے، پابندی سے آنا چاہئے۔ اس پابندی سے آئیں گے۔ تو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔ آپ کی دعائیں بھی قبولیت کا شرف پا رہی ہوں گی۔

(خطبات مسرور جلد 3 ص 547)

پس اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو یاد رکھیں کہ جمعہ کی نماز پر جلدی آؤ اور اپنی تجارت، اپنے کاروبار اور اپنے کام چھوڑ دیا کرو۔

(خطبات مسرور جلد 4 ص 530)

جمعہ کی نماز کے لئے کاروبار بند کریں اور پھر جمعے کے بعد شروع کریں تو ان کے کاروبار میں اللہ تعالیٰ کا فضل بھی شامل ہوگا۔

(خطبات مسرور جلد 3 ص 29)

تمہارے لئے سب سے مقدم جمعہ ہونا چاہئے کیونکہ یہی عبادت ہے جس سے تمہارے گناہوں کی بخشش ہونی ہے۔

(خطبات مسرور جلد 5 ص 413)

جمعہ پر تم جو سستی دکھاتے ہو اور بے احتیاطی کرتے ہو یہ اپنی بے علمی کی وجہ سے کرتے ہو۔ اگر تمہیں علم ہو کہ اس کے کتنے فوائد ہیں اور اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے فضلوں سے نوازے گا تو اتنی سستیاں اور بے احتیاطیاں کبھی نہ ہوں۔

(خطبات مسرور جلد 4 ص 531)

ہر احمدی کو ہمیشہ جمعہ کی اہمیت کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور چھوٹے چھوٹے بہانے تراش کر یا تلاش کر کے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حکم عدولی نہیں کرنی چاہئے۔ (خطبات مسرور جلد 4 ص 531)

جمعوں کی اہمیت، جمعہ پڑھنے کی اہمیت ہر احمدی کے دل میں ہونی چاہئے اور کوئی پروگرام کوئی کھیل کود، کوئی کام یا کاروبار، جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں حائل نہیں ہونا چاہئے۔

(خطبات مسرور جلد 3 ص 547)

احمدیوں کو جمعہ کی حاضری اور اس کی حفاظت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

(مشعل راہ جلد 5 حصہ 2 ص 130)

ہر احمدی کو ہمیشہ جمعہ کی اہمیت کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔

(مشعل راہ جلد 5 ص حصہ 4 ص 100)

ہمارے جمعے اب عام جمعے نہیں رہے۔ ہم نے تو اپنے جمعوں کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ اپنی نسلوں کے جمعوں کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ اگر ہمارے جمعوں میں باقاعدگی نہیں، اگر ہمارے جمعوں میں ایک خاص توجہ نہیں تو ہماری بیعت کا دعویٰ بھی بے فائدہ ہے۔

(خطبات مسرور جلد 5 ص 418,417)

خدا تعالیٰ ہمیں پیارے آقا کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جمعۃ المبارک کی اہمیت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مرسلہ: مکرم ندیم احمد فرخ صاحب)

☆..........☆..........☆

## یتامیٰ وایامیٰ کا نجات دہندہ

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو خود ایک یتیم تھے اور ان لاوارث یتامیٰ وایامیٰ کے والی اور محافظ بن کر آئے تھے۔ آپؐ نے قرآنی تعلیم کے ذریعہ ان کے حقوق نہ صرف قائم کئے بلکہ معاشرہ سے دلوا کر دکھائے۔ آپؐ نے خوبصورت اسلامی تعلیم پر عمل کر کے دکھایا اور فرمایا کہ ”بیوگان اور مسکین کے لئے کوشش اور خدمت میں لگا رہنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور اس عبادت گزار کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا“۔

(بخاری کتاب الادب باب 25)

رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی پاکیزہ تعلیم کی روشنی میں یتامیٰ اور بیوگان سے حسن سلوک کا اعلیٰ عملی نمونہ قائم کر کے دکھایا خود آپؐ کے گھر میں اپنی زوجہ حضرت ام سلمہؓ کے یتیم بچے زیر پرورش تھے جو غزوہ احد میں زخمی ہونے والے حضرت ابو سلمہؓ کی شہادت کے بعد یتیم ہو گئے تھے رسول کریم ﷺ نے ابو سلمہؓ کی بیوہ سے نکاح کر کے قومی ضرورت کے تقاضے پورے کئے دوسری طرف ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھ کر حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا کہ ان بچوں پر خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں اجر بھی عطا فرمائے گا۔

آپؐ خود ان کے یتیم بچے سلمہ کو دسترخوان پر اپنے پاس بٹھا کر کھانا کھلاتے اور اس کو آداب سکھاتے نظر آتے ہیں۔ اپنے صحابہ کو بھی آپؐ نے یہی تعلیم دی۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی بیوی حضرت زینبؓ اپنے سابق شوہر مرحوم کے بچوں کی بھی پرورش کرتی تھیں۔ انہوں نے رسول کریمؐ سے اس بارہ میں پوچھوایا کہ کیا میں اپنے زیر پرورش بچوں پر صدقہ کر سکتی ہوں؟ رسول کریم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ تمہیں تو اس کا دوہرا اجر ہوگا۔ ایک قرابت دار یتیم بچوں سے حسن سلوک کا اور دوسرے صدقہ کرنے کا۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ　مطبع: ضیاء الاسلام پریس　مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ　قیمت 5 روپے

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی (6)

## واقفات نو کی کلاس میں طالبات کے سوال اور حضور انور کے مبسوط جواب اور تقریب آمین

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

## 8 جون 2014ء

(حصہ دوم آخر)

### کلاس واقفات نو

اس کے بعد واقفات نو کی کلاس کا آغاز ہوا۔ اس کلاس میں جرمنی بھر سے بارہ تا پندرہ سال کی تقریباً تین صد واقفات نو شامل تھیں۔ اس کلاس کا موضوع دعا رکھا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ نداء خان نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ امۃ الباقی مرزا نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ خدیجہ مسعود نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث پیش کی اور اس کا ترجمہ عزیزہ سائرہ وحید نے پڑھ کر سنایا۔

حضرت سلمان فارسی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور نا کام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ یعنی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ رد نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

اس کے بعد عزیزہ مناہل نسیم نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا۔ جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے، اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے، یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 151)

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ قبول دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا ہے۔ دیکھو بچے کس قدر اپنی ماؤں کو پیارے ہوتے ہیں اور وہ چاہتی ہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے لیکن اگر بچے بیہودہ طور پر اصرار کریں اور رو کر تیز چاقو یا آگ کا روشن اور چمکتا ہوا انگارہ مانگیں تو کیا ماں باوجود سچی محبت اور حقیقی دلسوزی کے کبھی گوارا کرے گی کہ اس کا بچہ آگ کا انگارہ لے کر ہاتھ جلا لے یا چاقو کی تیز دھار پر ہاتھ مار کر ہاتھ کاٹ لے؟ ہرگز نہیں اسی اصول سے اجابت دعا کا اصول سمجھ سکتے ہیں۔ میں خود اس امر میں ایک تجربہ رکھتا ہوں کہ جب دعا میں کوئی جزو مضر ہوتا ہے تو وہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 67)

اس کے بعد حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کا منظوم کلام کچھ دعا کے متعلق عزیزہ سلمٰی بشریٰ گیسلر نے پڑھ کر سنایا۔

بعدازاں عزیزہ ملیحہ احمد، عطیہ الکریم، ھبۃ النور، دانیہ احمد چٹھہ اور عزیزہ خنسہ نوید نے مل کر ''قبولیت دعا کی شرائط'' کے عنوان سے درج ذیل مضمون پیش کیا۔

### اطاعت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے۔ اس سے سچا پیار نہیں ہے، اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے اس کی دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ یعنی خلیفہ وقت کی دعائیں اس کے لئے قبول نہیں کی جائیں گی۔ اسی کے لئے قبول کی جائیں گی جو خاص اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے اور اس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے اس عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے ان میں میں آپ کی اطاعت کروں گا۔ ایسے مطیع بندوں کے لئے تو بعض دفعہ ہم نے یہ نظارے دیکھے۔ ایک دفعہ نہیں بسا اوقات یہ نظارے دیکھے کہ وہاں پہنچی بھی نہیں دعا پھر بھی قبول ہوگئی۔ ابھی لکھی جارہی تھی دعا تو اللہ اس پر پیار کی نظر ڈال رہا تھا اور وہ دعا قبول ہو رہی تھی۔ بعض دفعہ دعا بنی بھی نہیں تو وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔

اس لئے یہ ایسا ایک بنیادی اصول ہے جس کو ہمیشہ ہر احمدی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر حضرت محمد ﷺ پر درود سچے دل اور پیار سے بھیجتا ہے اور وفا کا تعلق ہے اپنے محبوب آقا سے تو آنحضرت ﷺ کی ساری دعائیں ہمیشہ کے لئے ایسے امتیوں کے لئے سنی جائیں گی اور اگر وہ خلافت سے ایسا تعلق رکھتا ہے اور پوری وفاداری کے ساتھ اپنے عہد کو نبھاتا ہے اور اطاعت کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے بھی دعائیں سنی جائیں گی بلکہ ان کہی دعائیں بھی سنی جائیں گی۔ اس کے دل کی کیفیت ہی دعا بن جایا کرے گی۔ (خطبہ جمعہ 16 جولائی 1982ء)

### حقوق العباد

حضرت مصلح موعود قبولیت دعا کا ایک اہم راز یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اگر کوئی احسان مروت اور رحم کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم کرتا ہے۔ تو دعاؤں کی قبولیت کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ دعا کرنے سے پہلے کوئی ایسا شخص تلاش کرنا چاہئے جو کسی مصیبت اور تکلیف میں ہو۔ خواہ وہ تکلیف جانی ہو یا مالی، عزت کی ہو یا آبرو کی۔ کسی قسم کی ہو۔ تم کوشش کرو کہ دور ہو جائے۔ آگے دور ہو یا نہ ہو تم اس کے ذمہ دار نہیں ہو تم اپنی ہمت اور کوشش کے مطابق زور لگا دو۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور جاؤ اور جا کر اپنے مدعا کے لئے دعا کرو۔ اس طریق کی دعا بہت حد تک قبول ہو جائے گی۔ تم خدا تعالیٰ کے کسی بندے کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے جس قدر توجہ کرو گے خدا تعالیٰ تمہاری تکلیف دور کرنے کے لئے اس سے بہت زیادہ توجہ فرمائے گا۔

(خطبہ جمعہ 28 جولائی 1916ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ 12/اگست 1994ء میں بیان فرماتے ہیں:۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ خدا کے بندوں کی مدد میں رہتے ہیں۔ دعا نہ بھی کریں تو اللہ ان کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو اپنے بھائیوں، اپنے قریبیوں کے حال سے غافل رہیں۔ خواہ ان کا مالی نقصان نہ بھی کریں، بددیانتی سے نہ بھی پیش آئیں لیکن ان کے غم محض اپنی ذات کے لئے ہوں، اپنے عزیزوں کے لئے نہ ہوں، اپنے گرد و پیش کے لئے نہ ہوں۔ ان کی دعائیں بھی اسی حد تک کمزور ہو جاتی ہیں۔ پس دعاؤں کی قبولیت کا گہرا راز اس مضمون میں ہے کہ جو بندوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے رحم کا سلوک نہیں فرماتا اور اس کی دعائیں قبول نہیں فرماتا ہے۔

### طہارت اور پاکیزگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

دعا کی قبولیت کے لئے یہ بھی یاد رکھو کہ دعا کرنے سے پہلے اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف کرو۔ گو ہر ایک دعا کرنے والا نہیں سمجھتا اور نہ محسوس کرتا ہے مگر جو محسوس کرتے یا کر سکتے ہیں ان کا تجربہ ہے کہ جب انسان دعا کرتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ کا ایک قرب حاصل ہو جاتا ہے اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کے حضور کھنچی جاتی ہے۔ چونکہ روح کی صفائی جسم کی صفائی سے تعلق رکھتی ہے اور روح کی ناپاکی جسم کی ناپاکی سے۔ اس لئے اگر جسم ناپاک ہو تو روح پر بھی اس کا ناپاک ہی اثر پڑتا ہے اور اگر جسم پاک ہو تو روح پر بھی اس کا پاک ہی اثر پڑتا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ اسلام نے تمام عبادتوں کے لئے صفائی کی شرط ضروری قرار دی ہے صوفیاء نے دعائیں کرنے کا لباس الگ بنا رکھا ہوتا ہے جسے خوب صاف ستھرا رکھتے اور خوشبوئیں لگاتے ہیں۔ تو دعا کے قبول ہونے کا یہ بھی ایک طریق ہے کہ دعا کرنے سے پہلے انسان اپنے کپڑوں کو صاف ستھرا کر لے۔ اس طرح دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

(خطبہ فرمودہ 28 جولائی 1916ء)

### صبر اور استغفار

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

جب ہم نبی کریم ﷺ کی زندگی پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، نماز کے ادا کرنے، سودا سلف لانے، بات چیت کرنے، غرض یہ کہ ہر ایک کی ابتداء دعا ہی سے ہے۔ پس یاد رکھو کہ مضطر کی تسکین کا باعث اور کمزور طبائع کی ڈھارس یہی دعا ہے۔ دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ نے صبر کی بھی تعلیم دی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات مصلحت الٰہی سے جب دعا کی قبولیت میں دیر ہوتی ہے تو انسان اللہ تعالیٰ پر سوء ظن کرنے لگتا ہے اور نفس دعا کی نسبت اسے شکوک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے استقلال اور جناب الٰہی پر حسن ظن رکھے۔ پھر آپ مزید فرماتے ہیں:۔

دعا اور استغفار اور لاحول سے کام لو۔ پاک لوگوں کی صحبت میں رہو۔ اپنی اصلاح کی فکر میں مضطر کی طرح لگے رہو کہ مضطر ہونے پر خدا رحم کرتا ہے اور دعا کو قبول کرتا ہے۔

(خطبہ عیدالفطر بتاریخ 9 دسمبر 1904ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حضور عاجزانہ دعاؤں کی توفیق دے اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اپنے خطبہ جمعہ 23 مئی 2014ء میں دعاؤں اور صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ہر مرتبہ جب ہم ابتلاء اور امتحانوں کے دور سے گزرتے ہوئے اللہ کے آگے جھکتے ہوئے اس کی مدد مانگتے ہیں تو ترقی کے نئے سے نئے راستے ہمارے سامنے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ ہمارے ساتھ دنیا والوں کے مظالم اور تنگیاں وارد کرنے اور جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کے مقابلے پر صبر دکھانے اور خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے انعامات کے ملنے اور فتح نصیب ہونے کے الٰہی وعدے ہیں۔ جن کے

حصول کا بہترین نسخہ دعا ہے۔ اگر ہر احمدی خدا تعالیٰ پر انحصار کی حقیقت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا شروع کر دے تو جہاں جہاں بھی احمدیوں پر تنگیاں وارد کی جارہی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں سے ہی ہوا میں اڑ جائیں گی۔ انشاءاللہ

اس کے بعد عزیزہ عطیۃ الرحیم، نائمہ نایاب مرزا، دانیہ افضل، نائلہ ملک اور ماریہ گیسلر نے ایک گروپ کی صورت میں ترانہ ''نئے عزم'' پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جائزہ لیا کہ 12 سے 15 سال تک کی کتنی لڑکیاں ہیں اور اس سے زائد عمر کی کتنی ہیں اور یہ کہ Gymnasium کلاس میں کتنی پڑھ رہی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو طالبات کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ایک واقفہ نو نے عرض کیا کہ حضور سب سے پہلے آپ کو اور پیاری آپا جان کو مبارک ہو کہ الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پوتے سے نوازا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا جزاکم اللہ۔ پھر اس واقفہ نو نے سوال کیا کہ جو آئینے میں دیکھنے والی دعا ہے کہ اس میں یہ ہے کہ ہمارے خوبصورت چہرے کے ساتھ ہمارے اخلاق بھی خوبصورت بنادے۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو اپنا چہرہ خوبصورت نہیں لگتا۔ ان کے لئے کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تو جیسا اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر کرلیا کریں کہ یہ اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس سے زیادہ برا نہیں بنایا۔ ایک دفعہ بازار میں ایک شخص کھڑا تھا اور اس کے چہرہ کی کوئی خوبصورتی نہیں تھی اس کو لوگ اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اس کو خود بھی احساس تھا کہ میرے چہرے پر کوئی خوبصورتی نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ پیچھے سے گئے اور اس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر اس کو پیچھے سے پکڑ لیا اس کی آنکھیں بند کر کے کھڑے ہوگئے۔ اس نے خوب اپنا جسم رگڑنا شروع کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ میرا خاص آدمی ہے اس کا کون خریدار ہے۔ اس پر اس نے کہا میرا اس بدشکل آدمی کا اور کسی کام کے نہ آدمی کا کون خریدار ہوسکتا ہے؟ کون مجھے پسند کرسکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کہا نہیں مجھے تم بہت پسند ہو۔ تو اگر کسی کا چہرہ ایسا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اگر ایسا بنایا ہے تو پھر اسی پر خوش ہو جائے کہ اس سے بھی بھیانک چہرہ ہوسکتا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہی اچھا ہے۔ شکر کرنا چاہئے۔ شکر کروگے تو اللہ تعالیٰ مزید دیتا جائے گا۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ہم نماز میں لذت کیسے حاصل کرسکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا نماز کے تمہیں معنی آنے چاہئیں۔ سوچ سوچ کے پڑھو۔ جو عربی کے الفاظ ہیں انہیں غور سے پڑھو پھر سجدے میں جب جاتے ہو تو اپنی زبان میں دعا کرو۔ رکوع میں جاتے ہو اپنی زبان میں دعا کرو اور جو ہر ایک کی کوئی نہ کوئی خاص چیز ہوتی ہے جس کے لئے اس کو دل میں درد ہوتی ہے۔ اس کو سوچو اور دل میں لاؤ۔ سٹوڈنٹ ہیں تو ان کو یہی ہوتا ہے کہ ہم پاس ہو جائیں تو ایک دم فکر پیدا ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں۔ ہمارے امتحان ہیں پاس ہو جائیں۔ اس میں وہ لذت آنی شروع ہوتی ہے۔ پھر آدمی روتا ہے۔ چلاتا ہے تو وہی مزہ آتا ہے اس کے بعد آہستہ آہستہ عادت پڑتی چلی جاتی ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کی سوچ بڑھتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے انسان کوشش کرتا ہے روتا ہے چلاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ تم نماز میں اور کچھ نہیں اور ایسی حالت پیدا ہوتی نہیں تو رونی شکل بنالیا کرو۔ چاہے زبردستی بناؤ کیونکہ رونی شکل بنا کے بعض دفعہ رونا آجاتا ہے۔ پھر اس میں انسان آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔ دعا کرو، جو دعا درد سے سوچ سمجھ کے ہو تو پھر لذت آتی ہے۔ دعا ہونی چاہئے تو دل سے ہونی چاہئے اور جب دل سے نکلتی ہے تو لذت بھی آنے لگ جاتی ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جو وقف نو نہیں ہوتیں ان میں سے بعض کا جو وقف نو ہونے کا دل چاہتا ہے۔ وہ کیا کریں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ان کے ماں باپ کو اپنے اس بچے کو پہلے وقف کرنا چاہئے تھا جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف کیا اس لئے کہ وہ دین کی خدمت کرسکیں۔ اس لئے وقف کیا کہ بچے بڑے ہو کے علم حاصل کر کے دین کی خدمت کریں۔ کوئی ڈاکٹر بن کے دین کی خدمت کرسکتا ہے۔ کوئی ٹیچر بن کے۔ کوئی زبانیں سیکھ کے۔ اب اپنے آپ کو وقف کردو اور دین کی خدمت کے لئے لگ جاؤ تو وہی وقف ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں لکھا ہوا کہ جو وقف نو میں ہے میں اسی کا وقف قبول کروں گا اور باقیوں کا نہیں کروں گا۔ دنیا میں بہت سے انسان ایسے ہیں جو دین کی خدمت کررہے ہیں۔ وہ وقف نو تو نہیں ہیں۔ ہمارے زمانے میں وقف نو کی سکیم نہیں تھی تو ہم بھی تو وقف تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر تم وقف نو کا ٹائٹل لگا لو اور نماز تم باقاعدہ نہ پڑھتی ہو، قرآن شریف تم نہ پڑھتی ہو، دین کی خدمت کا جذبہ نہ ہو اور کہو کہ میں وقف نو ہوں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ تمہارا کوئی وقف نہیں۔ اللہ کے نزدیک قبول ہی نہیں ہوگا۔ ایک دوسری لڑکی ہے جو وقف نو نہیں ہے وہ نمازیں بھی پڑھتی ہے قرآن بھی پڑھتی ہے۔ دین کا علم بھی حاصل کرتی ہے خدمت بھی کرتی ہے تو وہ وقف نو سے زیادہ بہتر ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ بچے کو پیدائش سے پہلے کیوں وقف کرتے ہیں۔ اس کے بعد کیوں نہیں کرسکتے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پیدائش کے بعد وقف کرنے سے کس نے روکا ہے۔ کسی نے نہیں روکا۔ وقف نو سکیم جو ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شروع کی تھی اور وہ اس لئے تھی کہ ماں باپ پیدائش سے پہلے حضرت مریم کی والدہ کا جو اسوہ ہے اور ان کی دعا ہے اس کو مانگتے ہوئے اپنے بچے کو پیدائش سے پہلے وقف کریں اور پیدائش کے دوران اس کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جو بچہ عطا فرمائے وہ دین کا خادم ہو اور پھر جب وہ بچہ پیدا ہو جائے تو پھر اس کے لئے مسلسل دعائیں کرتے رہیں اور پھر اس کی تربیت بھی اس لحاظ سے ہو کہ وہ دین کی خدمت کرنے والا بن سکے۔ باقی یہ ہے کہ پیدائش کے بعد اگر ماں باپ اچھی تربیت کرتے ہیں اپنے بچے وقف کرتے ہیں بہت سارے وقف زندگی ہیں جو وقف نو نہیں ہیں لیکن جامعہ میں بھی پڑھ رہے ہیں اور باقاعدہ وقف کر کے جامعہ میں پڑھتے ہیں اور بعض جماعت میں دوسری خدمات بجالا رہے ہیں۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میری ایک دوست ہے اس نے کہا تھا کہ ہم اللہ یا الیس اللہ کی انگوٹھی ان دو انگلیوں میں نہیں پہن سکتے۔ کیونکہ جو حضرت محمد ﷺ کے دشمن تھے وہ ان دو انگلیوں میں پہنتے تھے۔ تو میرا سوال ہے کہ ہم کون سی انگلی میں پہنیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جس انگلی میں پوری آتی ہے پہن لیا کرو۔ کسی نے نہیں روکا۔ بعضوں کو میں انگوٹھیاں دیتا ہوں تو جن کی انگلیاں بڑی ہوتی ہیں تو میں ان کو کہتا ہوں کہ یہی پہن لو جس انگلی میں بھی آتی ہے۔ ایسے ہی کہانیاں بنائی ہوئی ہیں۔ اللہ کی خاطر گواہی دیتے ہوئے تو یہ انگلی اٹھاتے ہو۔ اس انگلی کی اہمیت اتنی ہے کہ اللہ کو گواہ ٹھہرانے کے لئے تم اس کو اٹھاتے ہو تو اللہ کا نام یہاں نہیں رکھ سکتے۔ یہ عجیب تماشا ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور انور نے کل ہماری بیت دارالامان کا افتتاح فرمایا تھا۔ تو میرا سوال تھا کہ اگر امام صاحب مردوں والی سائیڈ پر نماز پڑھا رہے ہیں تو عورتوں والی سائیڈ پر اگر آواز آنی بند ہو جائے تو اس صورت میں ہم کیا کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اپنی اپنی نماز پڑھ لو۔ نیز فرمایا کہ تمہاری (بیت) میں تو عورتوں کا حصہ ایک سکرین لگا کر بنایا گیا ہے اس لئے اگر آواز بند بھی ہو جائے تو تب بھی آہی جائے گی۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ایک وقف نو بچی پولیس میں جاسکتی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہمیں پولیس میں واقفہ نو کی ضرورت نہیں ہے۔ احمدی ایسے جرم کرتے ہی نہیں کہ پولیس میں اس کی ضرورت ہو۔ جب تم پولیس میں جاؤ گی تو پولیس کے لئے علیحدہ ٹریننگ کالج تو کوئی نہیں ہے۔ تمہیں مردوں کے ساتھ ہی ٹریننگ لینی پڑے گی۔ وہیں رہنا پڑے گا وہیں ٹریننگ کرنی پڑے گی انہیں کا لباس پہننا پڑے گا۔ وہ یونیفارم پہننا پڑے گا۔ نہ تمہارا پردہ رہے گا نہ حجاب رہے گا نہ حیاء رہے گی۔ اس لئے صرف وقف نو کا سوال نہیں ہے کسی بھی احمدی لڑکی کو پولیس میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور اپنی تقریریں خود لکھتے ہیں یا کسی سے لکھواتے ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا **میں اپنی تقریریں خود لکھتا ہوں تیار کرتا ہوں اور کسی دوسرے کو اس کا علم تک بھی نہیں ہوتا۔ میں تو آخری وقت میں مضمون لکھ کے لے جارہا ہوتا ہوں۔ یا میں صرف نوٹس لے کے جاتا ہوں اور وہیں تقریر کے دوران ہی مضمون بنتا ہے۔ وہ میرے نوٹس میرے علاوہ کوئی پڑھ بھی نہیں سکتا۔ کوئی دوسرا تقریر لکھ کے مجھے دے ہی نہیں سکتا۔ سوائے اس کے کہ میں جو بعض کتابوں کے حوالے ہوتے ہیں وہ میں نکال کے دیتا ہوں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو کہ یہ حوالے کتاب میں سے پرنٹ کر کے مجھے دے دو۔ بلکہ بعض دفعہ میں پرنٹ بھی نہیں کرواتا وہ کتابوں کے حوالے بھی اپنے ہاتھ سے خود ہی لکھ لیتا ہوں۔**

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ مجھ سے بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ سیرۃ النبی ﷺ کا جلسہ کیوں نہیں مناتے جیسے ہم یوم مسیح موعود، یوم خلافت اور یوم مصلح موعود مناتے ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کون کہتے ہیں کہ ہم نہیں مناتے۔ ہم میلاد النبی کا جلسہ اس دن نہیں کرتے جو غیر احمدیوں نے شروع کیا ہوا ہے۔ سیرۃ النبی کا جلسہ تو شروع ہی احمدیوں نے کیا تھا۔ اس سے پہلے ہوتا ہی نہیں تھا۔ جب ہندوؤں نے اور عیسائیوں نے آنحضرت ﷺ پر اعتراضات شروع کئے۔ اس وقت سب سے پہلے تو حضرت مسیح موعود نے آگے بڑھتے ہوئے ان کے جواب دیئے اور حضرت مصلح موعود کے زمانے میں جلسے شروع ہوئے اور قادیان میں بعض دفعہ اس طرح بھی ہوتا تھا کہ ان جلسوں کے دوران بعض دنوں میں وہاں جلوس بھی نکلا کرتے تھے۔ جلوس سے مراد یہ ہے کہ صل علیٰ پڑھتے ہوئے لوگ گلیوں میں سے گزرا کرتے تھے۔ اس لئے یہ جلسے ہم کرتے ہیں اور ہم نے ہی یہ شروع کئے ہیں۔ یہ دوسرے لوگ تو صرف میلاد النبی ایک دن سال میں کرلیتے ہیں اور چند باتیں کر کے بیٹھ جاتے ہیں، عمل کرتے نہیں۔ ہم تو سارا سال سیرۃ النبی کے جلسے مناتے ہیں۔ جرمنی میں ہر جگہ منا رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہم سب سے زیادہ بڑھ کے آنحضرت ﷺ پر اعتراضوں کے جواب دیتے ہیں۔ کون سے مسلمان صدر نے یا کسی بادشاہ نے یا ان کے علماء نے جب کارٹونوں کا جو ڈنمارک میں قصہ ہوا ہے تو جواب دیا تھا۔ میں نے ہی دیا تھا اور سب سے پہلے آگے بڑھ کر جواب دیا تھا اور مسلسل کئی خطبوں میں دیا تھا۔ اس کے بعد جو کئی دفعہ اعتراض اٹھتے ہیں تو ان کا جواب دیتا ہوں۔

میرے سے پہلے خلفاء بھی اس طرح جواب دیتے رہے۔**اب جو میرے جتنے خطبے تھے۔نائیجیریا کے اخباروں نے ان کی ٹرانسلیشن کر کے وہاں شائع کیا اور انہوں نے لکھا کہ آنحضرت ﷺ کی سیرت پر اور اس طرح اس الزام کے جواب پہ اتنا اچھا جواب ہمیں آیا کہ ہم سب کو یہ سیکھنا چاہئے۔**تو لوگ تو ہمارے سے سیکھتے ہیں۔تم کہتی ہو ہم مناتے نہیں۔ ہم تو بہت مناتے ہیں۔ہم سال میں ایک دفعہ نہیں مناتے۔ہم کہتے ہیں ہر وقت مناؤ۔گن گن کے یار کا ذکر نہ کرو بلکہ کرتے چلے جاؤ۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ایک بچی عمر ہوتی ہے جب روزے رکھنے پڑتے ہیں۔کون سی عمر سے روزے رکھنے چاہئیں۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جب تم ابھی سٹوڈنٹ ہو اور تمہاری گروتھ کی عمر ہے تو روزے نہ رکھو لیکن ایک آدھ روزہ رکھ کے عادت ڈالنی چاہئے اور جب سترہ اٹھارہ سال کی ہو جاؤ۔تو پھر روزے رکھنے چاہئیں لیکن اس وقت اگر امتحان ہے اور بڑے مسائل ہیں اور پریشانی ہے لمبے روزے نہیں رکھ سکتے تو وہ روزے بعد میں پورے کرلو۔لیکن روزے رکھنے میں بہانہ نہیں کرنا چاہئے۔ اٹھارہ سال کی عمر جو ہے یہ میچور عمر ہوتی ہے اس میں روزے رکھ لینے چاہئیں۔ اس سے پہلے پہلے روزے رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ لڑکیوں کے لئے کیوں کوئی جامعہ نہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جب ہمارے اتنے وسائل ہو جائیں گے تو لڑکیوں کے لئے بھی کھول لیں گے پہلے لڑکوں کا تو پورا کرنے دو۔لڑکیوں کے لئے ربوہ میں مثلاً عائشہ اکیڈمی ہے جہاں لڑکیاں دینیات کی تعلیم بھی لیتی ہیں حفظ قرآن بھی کرتی ہیں۔**کینیڈا والوں نے عائشہ اکیڈمی کھول لی ہے۔ وہاں بھی دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے ان کا پہلا بیچ پاس ہوا ہے۔**تو دینیات کا کورس انہوں نے دو سال کا کیا ہے۔قرآن کریم کی حفظ کی کلاس لگتی ہے حفظ بھی کروائے جاتے ہیں۔تو جرمنی والے بھی جب ان کے وسائل ہوں گے کھول لیں گے۔ایک واقفہ نے عرض کیا اس سال ہم انڈیا سے ہو کے آئے ہیں اور میں نے پوچھنا تھا ہم بیت الدعا گئے تھے تو وہاں فوٹو بنانے کی کیوں اجازت نہیں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا لوگ بعض دفعہ بنا لیتے ہیں۔ **پھر بعض لوگ بدعات میں پڑ جاتے ہیں۔ان بدعتوں کو ختم کرنا ہے** ویسے تو بیت الدعا کی تصویریں ہمارے کیلنڈروں میں یا لٹریچر میں چھپی ہوئی ہیں لوگ دعا کرتے ہوئے کھڑے ہیں۔کوئی ایسی بات نہیں ہے حرام نہیں ہے۔

ایک واقفہ نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کا صحیح مطلب کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تم لڑکے لڑکیاں ایک جیسے سوال کیوں کر رہی ہو۔بہرحال جب ہر دس سال کے بعد حکومت اپنے ملک کے لوگوں کو جو آبادی ہے وہ کاؤنٹ کرتی ہے۔پھر دیکھتے ہیں مرد کتنے ہیں اور عورتیں کتنی ہیں بچے کتنے ہیں۔پڑھے لکھے کتنے ہیں۔مختلف مذہب کے لوگ کتنے ہیں۔یہ جو سارا ڈیٹا اکٹھا کیا جاتا ہے اس کو مردم شماری کہتے ہیں۔ چنانچہ 1901ء میں جب انڈیا کی مردم شماری ہو رہی تھی اس وقت حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ احمدی جو ہیں وہ اپنے آپ کو مردم شماری میں احمدی(-) کر کے لکھیں تا کہ غیر (از جماعت) سے ہمارا فرق ہو جائے۔......نرمی اور پیار و محبت سے (دین) کا پیغام پہنچایا جانا ہے۔یہی مسیح موعود کا کام تھا۔اس لئے ہم احمدی لکھتے ہیں تا کہ ہم (دعوت الی اللہ) پیار اور محبت سے کرتے جائیں اور دوسرے (-) سے ہمیں فرق نظر آئے۔کیونکہ حدیثوں میں بھی آیا ہے بخاری میں بھی ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا تو جنگوں کا التوا کرے گا اور خاتمہ کرے گا۔

ایک واقفہ نے سوال کیا کہ ترکیوں کی عید کیوں ہم سے ایک دن پہلے ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ان ترکیوں سے پوچھو۔کیوں کرتے ہیں۔ہم تو چاند دیکھ کے کرتے ہیں۔ترکیوں کی عید اس لئے پہلے ہوتی ہے وہ بغیر چاند دیکھے کرتے ہیں اور ہم چاند دیکھ کے کرتے ہیں۔ چونکہ یہاں چاند تو کسی کو نظر آتا نہیں اور کیلکولیشن کے حساب سے جس دن ہم عید کرتے ہیں اس دن سے پہلے چاند نظر آ ہی نہیں سکتا۔اس لئے ہم بڑا سوچ سمجھ کے دیکھتے ہیں کہ اس دن چاند نظر آ سکتا ہے یا تو چاند نظر آ جائے تب ہم عید کرتے ہیں یا اگر چاند نظر نہ آئے تو اس دن عید کرتے ہیں جب کیلکولیشن کے حساب سے چاند نظر آ سکتا ہے۔

ایک واقفہ نے سوال کیا کہ میرے پاس ایک ترکی دوست ہے تو اس نے کہا تھا کہ جب وہ نماز پڑھتی ہے تو وضو کرنے سے پہلے نیل پالش کا استعمال نہیں کرتی۔نیل پالش اتار دیتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پھر اس کا مطلب ہے وہ سال میں ایک دفعہ نماز پڑھتے ہیں۔ ہر دفعہ ہو نہیں سکتا کہ پانچ دفعہ نیل پالش لگائیں اور پانچ دفعہ اتاریں۔ وضو اس لئے کرتے ہیں کہ ہاتھ دھل جائیں اور صاف ہو جائیں۔منہ دھل جائیں صاف ہو جائیں، ناک صاف ہو جائے، گلا صاف ہو جائے منہ صاف ہو جائے، بازو، پاؤں صاف ہوں ہر جگہ صفائی کے لئے وضو کرتے ہیں تو نیل پالش جب تم لگاتے ہو تو نیل پالش تو سیل کر دیتی ہے۔ناخن اور نیل پالش کے درمیان اس کے اندر کوئی ہوا تو نہیں جاتی۔ جب ہوا نہیں جاتی تو اس کا مطلب ہے نیل پالش کے اوپر سے جو گند تھا وہ صاف ہو گیا ہے تو نماز جائز ہے کوئی ضرورت نہیں اتارنے کی۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور جب وہ دن آئے گا جب جرمنی کے رہنے والے لوگوں کا بڑا طبقہ احمدی ہوگا کیا وہ دن ہم دیکھنے والے ہیں یا ہمارے بعد آنے والے دیکھنے والے ہیں۔وہ دن کب آئے گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے میں تو پیشگوئی نہیں کر سکتا۔لیکن انشاء اللہ ضرور آئے گا۔اب تم لوگ دعائیں کتنی کرتے ہو کوشش کتنی کرتے ہو۔ اپنی حالتوں کو کتنا عملی طور پر بدلتے ہو۔نیک نمونہ کتنا دکھاتے ہو۔تو اگر سارے دعائیں کرنے لگ جاؤ تو وہ دن انشاء اللہ آ جائیں گے۔جلدی آ جائیں گے۔ لیکن دنیا میں آثار تو شروع ہو گئے ہیں۔ ہر سال لاکھوں بیعتیں ہوتی ہیں۔ اسی لئے ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ تھوڑے تھوڑے پیمانے پر نظارے دکھا رہا ہے۔اب یہ تمہاری دعا پر Depend کرتا ہے۔ تمہاری دعا سے مراد ہے ساری جماعت دعا کرے۔

ایک واقفہ نے سوال کیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا تھا کہ ایک آدمی آئے گا جو اپنے آپ کو بادشاہ سمجھے گا اور اس کی ایک آنکھ روشن ہوگی اور دوسری آنکھ اندھی ہوگی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ٹھیک ہے وہ دجال کی حدیث ہے اور بڑی لمبی حدیث ہے۔ایک آنکھ سے کانا ہوگا ایک آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ یہ دجال کے بارے میں ہے۔ دجال جب آئے گا یعنی دجال جو بڑی طاقتیں ہیں جو دین کو نہیں سمجھتیں ان کے دین کی آنکھ جو دائیں آنکھ ہے وہ اندھی ہے اور بائیں آنکھ جو دنیا کی ہے اس کی نظر سے وہ دیکھتے ہیں اس کو سمجھنے کے لئے سورۃ کہف پڑھو۔ اس کا ترجمہ لکھا ہوا ہے اس میں تھوڑے سے فٹ نوٹ بھی لکھے ہوئے ہیں۔ وہ پڑھو تو تمہیں سمجھ آ جائے گی۔

ایک واقفہ نے سوال کیا کہ کیا واقفہ نو بچیاں پرائمری سکول ٹیچر بن سکتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہاں بن سکتی ہیں لیکن یہاں پڑھنے کے لئے کوشش یہ کرو کہ ایسی جگہوں پہ جا کے داخلہ لو جہاں تمہیں سکارف میں پڑھنے کی اجازت ہو اگر نہیں اجازت ملتی اور اگر تمہارا زبردستی سکارف سکول کالج میں اتارتے ہیں تو اتار کے پڑھنے کے بعد پھر سکول کے گیٹ سے باہر نکلتے ہی سکارف تمہارے سر پہ ہونا چاہئے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سارے لڑکوں اور لڑکیوں نے ایک ہی طرح کا سوال اکٹھا کیا ہوا ہے؟ اس کا جواب میں لڑکوں کو دے چکا ہوں وہاں سے سن لینا۔

ایک واقفہ نے سوال کیا کہ باپوں کے قدموں کے نیچے جنت کیوں نہیں ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آنحضرت ﷺ سے کسی صحابی نے پوچھا کہ کس کا حق مجھ پر زیادہ ہے۔ مطلب ہے کہ ماں یا باپ میں سے کون زیادہ حق رکھتا ہے۔آپ نے فرمایا تیری ماں۔اس نے کہا پھر آپ نے کہا تیری ماں۔اس نے کہا پھر آپ نے کہا تیری ماں۔ پھر چوتھی دفعہ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ۔کیونکہ ماں جو ہے وہ بچے کو پیدا بھی کرتی ہے اس کی خاطر درد بھی اٹھاتی ہے اس کی تکلیف بھی اٹھاتی ہے اس کی تربیت بھی کرتی ہے۔باپ تو باہر کے کاموں میں لگا رہتا ہے۔گھر میں تو ماں ہوتی ہے اور ماں کے ساتھ بچوں کا زیادہ تعلق رہتا ہے۔ تربیت کا جتنا وقت ہے ماں کے ساتھ گزرتا ہے۔ اس لئے اگر ماں نیک تربیت کرلے گی تو پتا چل جائے، بچہ جنت میں جانے والا ہوگا اگر ماں نیک تربیت نہیں کرتی تو پھر دوزخ میں بھی اپنے بداعمال کی وجہ سے چلے جاتے ہیں۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا جب گھر میں بس عورتیں اور لڑکیاں ہوں اور باجماعت نماز پڑھنی ہو تو عورت پڑھا سکتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہاں پڑھا سکتی ہے۔

ایک واقفہ نو طالبہ نے سوال کیا کہ جو پیسے ہم صدقے کے لئے جمع کرتے ہیں کیا ان میں سے ہم ایمرجنسی استعمال کے لئے نکال سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر ایمرجنسی چاہئے ہوں تو نکال لو لیکن پھر اس کو پورا کرو۔کسی اور سے مانگنے کی بجائے تم اللہ تعالیٰ سے اس کی مد میں سے لے کے مانگ لو۔ کوشش یہ کرو اس کے بعد جتنی جلدی ہو فوری طور پر پورا کرنا ہے۔

ایک واقفہ نے بچی نے سوال کیا کہ جب ہم فرینکفرٹ جاتے ہیں وہاں مولوی کھڑے ہوتے ہیں جو قرآن شریف جرمن ٹرانسلیشن میں دیتے ہیں کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم لے لیا کریں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مجھے ہیمبرگ سے پتا لگا تھا کہ وہاں بھی مسلمانوں کی ایک مسجد ہے۔ وہ لوگ ہمارا ٹرانسلیشن والا قرآن کریم خرید لیتے ہیں اور پہلے چند صفحے اوپر سے پھاڑ دیتے ہیں۔جس پر ہمارا جماعت کا نام لکھا ہوا ہے اور وہ ہماری ٹرانسلیشن اپنے نام سے بیچ رہے ہیں۔ان دوسروں کو تو کوئی ٹرانسلیشن نہیں آتی۔ تم اپنی جماعت کی جو ٹرانسلیشن ہے وہ کیوں نہیں خریدتی؟ ان کے ترجمہ سے زیادہ اچھا ہمارا ترجمہ ہے۔حضرت مسیح موعود نے آ کے جس طرح قرآن شریف کی وضاحت فرمائی ہے۔غیر احمدیوں کو تو اس کا علم بھی نہیں ہے میں کئی دفعہ خطبوں میں بھی ذکر کر چکا ہوں اور غیر (از جماعت) کے حوالے بھی پڑھ چکا ہوں کہ غیر (از جماعت) کہتے ہیں کہ ایسی تفسیریں ہم نے

پڑھی ہی نہیں جیسی آپ لکھتے ہیں اور غیر (از جماعت) یہاں جرمنی میں ہمارا جرمن ترجمہ اپنے نام سے بیچ رہے ہیں۔

ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ جب جماعت ہو رہی ہو تو امام سے پہلے سورۃ یا دعا پڑھ لی ہو تو اپنے طور پر دعا کر سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جب جماعت ہو رہی ہو تو امام کے پیچھے تم سب نے چلنا ہے۔ جو امام کہتا ہے اس کے تابع رہنا ہے اور جو امام کرتا ہے وہی کرنا ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب ہم فلائر تقسیم کرتے ہیں تو اگر لوگ اس کو زمین پر پھینکتے ہیں تو پھر ہم اس کو اٹھاتے ہیں مگر سارے نہیں اٹھا سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا چلو جتنے اٹھا سکتے ہو اٹھا لیا کرو۔ باقی ان کا کام ان کے ذمے، فلائر تو ہم نے تقسیم کرنے ہیں کیونکہ اگر نہیں کرو گے تو (دعوت الی اللہ) نہیں ہو سکتی۔ اس لئے یہ کہنا کہ وہ پھینک دیتے ہیں بعض لوگ پھینکتے ہیں بعض لوگ عزت سے رکھ لیتے ہیں بعض لوگ پھاڑ دیتے ہیں۔ بعض لوگ ڈسٹ بن میں ڈال دیتے ہیں۔ بعض لوگ تمہیں واپس کر دیتے ہیں۔ مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ تم اپنا کام کئے جاؤ۔ ان کو اپنا کام کرنے دو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ کچھ غیر احمدی ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ آئیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب تو ویٹیکن والوں کا انٹرنیٹ پر بھی آ گیا ہے۔ جرمن میں بھی ہے انگلش میں بھی ہے۔ تین پادری بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ نے کوئی نہیں آنا۔ حضرت عیسیٰ نے جب یہ بات کی تھی کہ میں دوبارہ آؤں گا۔ اس وقت انہوں نے ...... بات کر دی تھی۔ اب انہوں نے دوبارہ کوئی نہیں آنا کیونکہ جو سارے صحیفے ہیں ان کی رو سے یا بائبل کے ان بیانوں سے جو حضرت عیسیٰ کے آنے کا زمانہ تھا وہ گزر چکا ہے اس لئے اب ان کو پتہ لگ گیا ہے کہ اب آنا کوئی نہیں۔ تو اب یہ خود ماننے لگ گئے ہیں عیسائی بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ عیسیٰ نے کوئی نہیں آنا ...... اور یہ بھی ساتھ کہتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کوئی اور کام دے دیا ہے۔ کسی اور کام میں لگا دیا ہے اسی میں مصروف ہو گئے ہیں۔ دنیا کی اصلاح کے لئے آئے تھے تو اصلاح تو ہوئی نہیں دنیا کی، یہاں تو چوری چکاری بدمعاشی سب کچھ قائم ہے۔ وہ تو ختم نہیں ہوئی۔ اصلاح نہیں ہوئی لیکن کسی اور کام کے لئے بیچارے عیسیٰؑ کو بھیج دیا ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں نے سنا ہے کہ شہید ستر لوگوں کی شفاعت کر سکتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے اور شفاعت سے کیا مراد ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا شفاعت سے مراد ہوتی ہے سفارش۔ آنحضرت ﷺ کو شفاعت کا حق دیا گیا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ جس کو کہے کہ تمہیں شفاعت کرنے کا اذن دیتا ہے۔ شہیدوں کا اپنا ایک مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے جو دین کی خاطر قربانی کرنے والے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے نواب محمد علی خان صاحب کے بیمار بیٹے کے لئے دعا کی تو جواب آیا کہ نہیں ان کو صحت نہیں ہو سکتی۔ اس کی موت لازمی ہونی ہے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میں شفاعت کرتا ہوں۔ شفاعت کا مطلب ہوتا ہے سفارش کرنا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں کس نے حق دیا ہے سفارش کا؟ تو اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں کانپ کے رہ گیا اور بڑی استغفار پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے کہا میں تمہیں یہ اذن دیتا ہوں۔

تم آیت الکرسی یاد کرو۔ جب وہ پڑھو گی پھر اس کا ترجمہ پڑھو گی تو تمہیں شفاعت کا مطلب پتا لگ جائے گا۔ بلکہ پڑھو اور **ساری واقفات نو کو چاہئے کہ آیت الکرسی یاد کریں اور رات کو سوتے ہوئے اپنے اوپر پھونکا کریں** تا کہ تم لوگوں میں نیکیوں کی روح پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آؤ۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ وقف نو بچی کو پوری پانچ نمازیں دن میں پڑھنی چاہئیں یا صرف تین چار کافی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا وقف نو کا کیا سوال ہے۔ ہر (مومن) کے لئے پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ہر ایک کو پڑھنی چاہئیں۔ تین چار کیا باقی نمازیں تم بخشوا کے آئی ہو۔ وقف نو کا سوال نہیں ہے ہر جو سچا (مومن) ہے اس کے لئے پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے پڑھ کے ہمیں بتائیں کہ کس طرح پڑھنی ہیں کون کون سے وقت پر پڑھنی ہیں اور کتنی تعداد میں پڑھنی ہیں اس لئے یہ تو فرائض ہیں۔ ارکان (دین) کیا ہیں؟ آتے ہیں؟ وقف نو کی بچی ہو اور ارکان (دین) ہی نہیں آتے تو وقف نو کی ٹریننگ آپ نے کیا کرائی ہوئی ہے۔ جس کو ارکان (دین) نہیں آتے اس بیچاری نے نماز کیا پڑھنی ہے۔

کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔ یہ پانچ ارکان (دین) ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سمجھ آئی؟ کلمہ کے بغیر تم (مومن) نہیں ہو سکتی۔ نماز فرض ہے۔ پانچ وقت کے لئے اس کو پڑھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر تم (مومن) نہیں ہو سکتی۔ پھر روزہ ہے جو کہ فرض ہے اور اس میں بعض حالات میں چھوٹ بھی ہے۔ نماز ہر ایک کے لئے فرض ہے اس میں کوئی چھوٹ نہیں۔ باقی جو ارکان ہیں ان میں ہے کہ تم روزہ رکھو۔ بیمار ہو تو نہیں رکھ سکتے۔ مسافر ہو تو نہیں رکھ سکتے۔ چھوٹی عمر ہے تو نہیں رکھ سکتے۔ جب فرض ہو جائیں تو شرائط پوری کرتے ہوئے رکھو۔ زکوٰۃ ان پہ جن کے پاس پیسے ہوں اور ایک حد تک اتنا ہو مال جو پورا سال ان کے پاس رہے۔ یا جانور ہوں یا اور جائیداد ہو وہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ان پر زکوٰۃ فرض ہے اور حج ان پر فرض ہے جو رستے کا خرچ بھی دے سکتے ہوں۔ امن اور سکون کی حالت بھی ان کو میسر ہو۔ حج زندگی میں ایک دفعہ ہی عموماً لوگ کرتے ہیں۔ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ تم نے کہیں اپنے اماں ابا کو تین نمازیں پڑھتے دیکھ لیا تم سمجھی تین نمازیں ہوتی ہیں۔ تین نمازیں نہیں ہوتیں پانچ ہوتی ہیں۔ فجر ظہر عصر مغرب عشاء۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ جو پانچ نمازیں نہیں پڑھتا وہ احمدی نہیں۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ آیا واقفہ نو وکیل بن سکتی ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا وکالت پڑھ سکتی ہیں پریکٹس نہیں کرنی۔ پریکٹس کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا تھا کہ وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کے آگے جھک جائیں سب فرشتوں نے حکم مانا مگر شیطان نے کیوں انکار کر دیا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا شیطان فرشتہ نہیں تھا اس لئے نہیں جھکا۔ وہاں کوئی یہ تو نہیں تھا کہ آسمان پر جنت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جنت یہ دنیا ہی تھی۔ آدم کوئی ایک نہیں پیدا ہوا اس سے پہلے بھی آبادیاں تھیں۔ مثلاً پرانے لوگ آسٹریلیا میں مثلاً رہتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم پینتالیس ہزار سال پرانے لوگ ہیں۔ یہاں آدم کی عمر تو صرف چھ ہزار سال ہے۔ اس کا مطلب ہے بہت سارے آدم پیدا ہوئے ہیں۔ اس دنیا میں ہی آدم تھا اور جو نیکیاں کرنے والے لوگ تھے اور حکم ماننے والے تھے جن پر فرشتوں کا اثر ہوتا ہے۔ ان کو کہا کہ اس کے سامنے جھکو تا کہ نیکیاں کرو جو شیطانی صفت تھے جو انکار کرنے والے تھے۔ انہوں نے کہا یہ بات ہم تو نہیں مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ٹھیک ہے تم چلے جاؤ۔ شیطان فرشتہ نہیں تھا۔ فرشتوں کو کہا تو فرشتے جھک گئے۔ شیطان فرشتہ نہیں تھا اس لئے وہ نہیں جھکا۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو پھر اس کے کان میں کیوں (نداء) دینی چاہئے۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دائیں کان میں (نداء) دیتے ہیں بائیں کان میں تکبیر کہتے ہیں۔ تا کہ پہلی آواز جو اس زندگی میں آ کر سنے وہ اللہ تعالیٰ کا نام اس کے کان میں پڑے۔ کلمہ طیبہ اس کے کان میں پڑے تا کہ وہ توحید پہ قائم ہو اور اس رسول کا نام پڑے جو توحید قائم کرنے میں سب سے بڑا رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان ہو۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس آٹھ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

## تقریب آمین

بعد ازاں نو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل پچیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی تقریب میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

عزیزم باسل احمد، جازب جاوید، عطاء وہاب درانی، آفاق احمد، لبیب احمد، عدنان احمد اسلم، سدید احمد خواجہ، فیضان احمد باری، فرحان احمد، کامران احمد بٹ، شاویز احمد، بلال کامران زاہد، منیب احمد، معین احمد، فاران احمد، مصور احمد،

عزیزہ علیشبہ داؤد، نمود سحر رائے، سبیکہ عامر، ماریہ محمود، عزیزہ زروا علی، ماریہ منور بٹ، سبیکہ بلال، ماریہ ماروش احمد، لینا نایاب احمد

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

## نماز باجماعت کی غرض وغایت

سیدنا حضرت مسیح موعود نماز باجماعت کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے۔ اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلّہ کی (۔) میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی (۔) میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے (۔) سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281)

☆............☆............☆

مکرم قمر رشید صاحب مربی سلسلہ بینن

# نمائش قرآن کریم باسیلہ بینن

محض خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو 17 تا 19 مئی 2014ءکو باسیلہ شہر میں قرآن کریم کی نمائش کا انعقاد کرنے کا موقعہ ملا۔

یہ نمائش باسیلہ شہر کے وسط میں کوتونو سے برکینا فاسو جانے والی مین ہائے وے پر منعقد ہوئی۔

اس نمائش کے انعقاد کیلئے شہر کی لوکل گورنمنٹ سے اجازت نامہ حاصل کیا گیا۔اجازت نامہ ملنے کے ساتھ ہی شہر کی تمام اتھارٹیز کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔

17 مئی کو پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔اور پھر بعد میں اس کا فرنچ زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔اس کے بعد مانیگری جماعت کے سیکرٹری جنزل مکرم اکوبی خالد صاحب نے خوش آمدید کے کلمات کہے اور اس نمائش کی اہمیت و تعارف پیش کیا۔

اس کے بعد امیر صاحب کے ساتھ وفد میں آئے ہوئے ایک مربی سلسلہ مکرم عطاء المنعم ملک صاحب نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔

اس کے بعد باسیلہ کے C.B نے جماعت کے نعرہ Love for All Hatred for None کو سراہتے ہوئے کہا کہ اگر ہم سب اس بات پر عمل کرنا شروع کر دیں تو ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن سکتا ہے۔

اس کے بعد نمائندہ مئیر نے بتایا کہ مجھے جماعت احمدیہ کا تعارف پہلے کچھ خاص نہیں تھا مجھے یہ تو معلوم تھا کہ یہاں یہ جماعت موجود ہے لیکن اس کے عقائد کی تفصیل مجھے معلوم نہ تھی۔حال ہی میں مجھے جماعت احمدیہ کے مربیان جو یہاں تعینات ہیں ان سے ملنے کا موقع ملا تو مجھ پر واضح ہوا کہ یہ کوئی اور مذہب پیش نہیں کرتے بلکہ وہی دین حق ہے جو کہ آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے۔

انہوں نے مشورہ دیا کہ جب تک یہاں آپ جماعت احمدیہ کی بیت تعمیر نہیں کرتے آپ کی ترقی کی رفتار بہت آہستہ رہے گی۔کیونکہ اس علاقے کے لوگوں کی یہ ذہنیت ہے کہ بیت ہو تب ہی نماز اور جماعت میں شمولیت کا تصور واضح ہوگا۔

اس کے بعد مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر بینن نے اس نمائش کا مقصد بیان کیا۔

اس کے بعد مہمانان کرام سٹال پر تشریف لے گئےاور مختلف زبانوں میں کئے گئے قرآن کریم کے تراجم کو دیکھ کر سراہا۔اور جماعت کو اس انداز میں قرآن کریم پیش کرنے پر مبارکباد دی۔جماعت کا فرنچ زبان میں موجود لٹریچر انہیں کچھ کتب تحفہ میں دی گئیں اور چند کتب ان مہمانوں نے اپنے ازدیادِ علم کی خاطر سٹال سے خریدیں۔

نمائش کو وزٹ کرنے والے ایک صاحب نے کہا کہ میں ایک مسلمان ہوں لیکن مجھے آج تک یہی بتایا جاتا رہا ہے کہ قرآن کریم کا کسی اور زبان میں ترجمہ موجود نہیں ہے اور یہ جائز بھی نہیں ہے کہ اس کا ترجمہ کیا جائے ۔اور آج قرآن کریم کے اتنے سارے تراجم دیکھ کر میں واقعی دنگ رہ گیا ہوں۔

ایک اور دوست جو نمائش کو دیکھنے آئے تھے نمائش دیکھنے کے بعد کہا اس طرح کے پروگرام میں نے آج تک نہیں دیکھے۔حالانکہ سچائی کا تو اظہار ہونا چاہئے۔اگر عیسائیوں کو دیکھا جائے تو انہوں نے بائیبل کا کتنی ہی زبانوں میں ترجمہ کیا ہوا ہے اور وہ اس کی اکثر نمائش اور بک سٹالز کے ذریعے اس کی پرچار بھی کرتے رہتے ہیں لیکن (۔) میں اس امر کی کافی کمزوری ہے۔

اسی طرح کئی جماعت کے مخالف بھی آئے اور انہوں نے آکر غل غپاڑہ کرنے کی کوشش کی اور بدزبانی بھی کی تاکہ کسی طرح سے جماعت کے لوگوں کو ڈرایا دھمکایا جائے۔لیکن اس کے باوجود تقریباً 3000 سے زائد افراد نے اس نمائش کو وزٹ کیا اور تقریباً اتنی ہی تعداد میں جماعت کے تعارف پر مشتمل فری لٹریچر تقسیم کیا گیا۔اس نمائش کی کورتج باسیلہ کے مقامی ریڈیو Kouffe نے بھی کی۔اور اس 17 مئی کی شام فرانسیسی زبان میں اور 18 مئی کی صبح کو اس علاقے کی تمام زبانوں کے ترجمہ کے ساتھ اس نمائش کی مکمل رپورٹ پیش کی گئی۔خداتعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ نمائش اس علاقے کے لوگوں کیلئے ایک مشعل راہ ثابت ہو اور وہ قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو سمجھنے والے ہوں۔آمین

مشہور شہر

# اوسلو (OSLO) ناروے

اس کا پرانا نام کرسٹیانا تھا۔ یہ 45ء 10 درجے مشرق اور 55ء59 شمال کے مابین واقع ہے۔اس کی آبادی آٹھ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ ناروے کی اہم بندرگاہ اور سب سے بڑا شہر بھی ہے۔ یہ شہر باقاعدہ منصوبہ بندی کے ذریعے تعمیر کیا گیا۔ یہ کب آباد ہوا؟ یقین کے ساتھ کوئی نہیں کہہ سکتا مؤرخین کا خیال ہے کہ اس کی بنیاد 1028ء میں ناروے کے جنوبی ساحل پر رکھی گئی ۔یہاں لوگ مختلف اشیاء کا تبادلہ کرنے آتے تھے اور ہر سال فروری کے مہینے میں ایک منڈی بھی لگتی تھی۔ اس دور میں ہر جگہ برف ہی برف ہوا کرتی تھی۔ تاہم رفتہ رفتہ یہ شہر وجود میں آ گیا۔ 17ویں صدی عیسوی میں آتشزدگی نے اس شہر کو برباد کر کے رکھ دیا کیوں کہ یہ سارا قصبہ لکڑی کا بنا ہوا تھا۔

ساڑھے چار سو مربع کلومیٹر رقبے پر پھیلا ہوا یہ حسین شہر ناروے کے جنوبی حصے میں سمندر کے کنارے واقع ہے۔اوسلو کے قریب چند جزائر واقع ہیں جن پر آبادی کم ہے ۔دن میں شہر اور ان جزائر کے مابین چھوٹی کشتیاں چلتی رہتی ہیں۔ اوسلو کے مضافات شہر کے مرکز سے خاصے فاصلے پر ہیں۔ان مضافات کو شہر سے ملانے کے لئے پختہ اور خوبصورت سڑکیں بھی تعمیر کی گئی ہیں۔اوسلو ائیر پورٹ پر دنیا بھر سے پروازیں اُترتی ہیں۔

اس کی آب و ہوا بڑی خوشگوار ہے اور گرمیوں (جولائی) میں اس کا درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ سے زیادہ نہیں ہوتا۔لیکن سردیوں میں یہاں سخت سردی پڑتی ہے اور جنوری میں اوسط درجہ حرارت 4 درجے سنٹی گریڈ یا 25 درجے فارن ہائیٹ ہوتا ہے۔ بارش کی اوسط 27 انچ سالانہ ہے۔اس کی بنیاد شاہ ہیرلڈ ہارڈ ریڈ نے رکھی تھی۔

1905ء میں یہ آزاد ملک ناروے کا صدر مقام بنا۔ 9/اپریل 1940ء کو جرمنی نے یہاں قبضہ کر لیا اور 1945ء تک یہ شہر جرمنی کے قبضے میں رہا۔

تعلیمی اعتبار سے بھی اس شہر نے بڑی ترقی کی ہے۔ یہاں کی یونیورسٹی (قائم شدہ 1811ء) سے کئی سائنسی ادارے منسلک ہیں۔ یونیورسٹی ہال شہر کا امتیازی آڈیٹوریم ہے۔ناروے کی سرکاری زبان نارویجئن ہے۔خواندگی کا تناسب 98 فیصد ہے۔

اوسلو کے لوگ ہمسایوں کے دکھ درد اور خوشی کے لمحات میں شریک ہوتے ہیں اور انہیں کبھی تکلیف نہیں دیتے یہ لوگ رات دس بجے کے بعد اونچی آواز میں ریڈیو یا ٹیلیویژن نہیں چلاتے۔

شہر میں متعدد عجائب گھر بھی ہیں جن میں نارویجئین فوک میوزیم اور فریم (FRAM) میوزیم خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔

دیگر تعمیرات میں تیرہویں صدی کا تعمیر کردہ قابل دید مقامات میں سے ہے۔اسے شاہ ہاکون، پنجم نے تعمیر کرایا تھا۔1319ء تا 1380ء اس قلعہ کو مختلف شہنشاہ رہائش گاہ کے طور پر استعمال کرتے رہے۔1950ء میں یہاں سٹی ہال کی تعمیر مکمل کی گئی تو یہ قدیم و جدید طرز تعمیر کا ایک دلفریب شاہکار ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ایک غیر زرعی ملک ہے لیکن کھانے پینے کی اشیاء یہاں بافراط دستیاب ہیں اور ان کے معیار کی بھی کڑی نگرانی کی جاتی ہے۔اوسلو کی بندرگاہ ناروے کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔

یہاں بحری جہاز، گتہ، بہترین کاغذ، خام لوہا، کیمیکل اور مشینری تیار کی جاتی ہے۔

اوسلو کے باشندے بڑے سلجھے ہوئے اور مہذب ہیں۔آپ ان کا معمولی سا کام کر دیں تو وہ شکریہ ضرور ادا کریں گے ۔اگر راہ چلتے ایک فرد کا کندھا دوسرے سے ٹکرا جائے تو وہ فوراً معذرت کرے گا۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

☆☆..........☆..........☆☆

# دنیا کی دس بلند ترین چوٹیاں

| نام پہاڑ | بلندی | پہاڑی سلسلہ۔ملک |
|---|---|---|
| 1۔ایورسٹ (Everest) | 29035فٹ (8848 میٹر) | کوہ ہمالیہ (نیپال) |
| 2۔کے ٹو (K2) | 28251فٹ (8611 میٹر) | کوہ قراقرم (پاکستان) |
| 3۔کنچن چنگا (Kanchenjunga) | 28169فٹ (8586 میٹر) | کوہ ہمالیہ (نیپال) |
| 4۔لوٹسے (Lhotse) | 27940فٹ (8516 میٹر) | کوہ ہمالیہ (نیپال) |
| 5۔ماکالو (Makalu) | 27838فٹ (8485 میٹر) | کوہ ہمالیہ (نیپال) |
| 6۔چواویو (Cho Oyu) | 26864فٹ (8188 میٹر) | کوہ ہمالیہ (نیپال) |
| 7۔دھاؤلاگری (Dhaulagiri) | 26795فٹ (8167 میٹر) | کوہ ہمالیہ (نیپال) |
| 8۔ماناسلو (Manaslu) | 26781فٹ (8163 میٹر) | کوہ قراقرم (پاکستان) |
| 9۔نانگا پربت (Nanga Parbat) | 26660فٹ (8126 میٹر) | کوہ قراقرم (پاکستان) |
| 10۔آناپورنا (Annapurna) | 26545فٹ (8091 میٹر) | کوہ ہمالیہ (نیپال) |

(100 عظیم مہم جو صفحہ 610 از طارق عزیز خان)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

# فٹ بال کا عالمی میلہ ورلڈ کپ 2014ء

کھیل کوئی بھی ہو انسان کی جسمانی اور روحانی نشوونما پر مثبت اثرات چھوڑتا ہے۔ فٹ بال اس وقت دنیا کا مقبول ترین کھیل ہے۔

دنیا کا کوئی خطہ ہو فٹ بال کسی نہ کسی صورت میں ضرور اپنا وجود رکھتا ہے۔ محلوں، گلیوں، سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں غرض ہر جگہ فٹ بال یکساں مقبول ہے۔ اس کو اگر کھیلوں کا بادشاہ کہا جائے تو اس میں کوئی شک نہیں۔

یورپ تو اس کے عشق میں اتنا مبتلا ہے کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر لوگ میدانوں کی طرف رخ کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر لاطینی امریکہ کے ممالک کو دیکھا جائے۔ تو وہاں بھی فٹ بال ہی سب کچھ ہے۔ افریقہ میں بھی اس کھیل کا راج ہے۔ اب تو عرب ممالک میں بھی یہ کھیل بڑی تیزی سے مقبولیت کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔

لیکن ایشیا میں اس کھیل کی طرف اتنی توجہ نہیں دی جا رہی۔ خاص طور پر انڈیا اور پاکستان میں فٹ بال کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس خطہ میں زبردست ٹیلنٹ موجود ہے۔ اس کی بہترین مثال اس سال برازیل میں اپریل 2014ء میں ہونے والے سٹریٹ چائلڈ ورلڈکپ میں پاکستان کے سٹریٹ چلڈرن نے حیرت انگیز کھیل پیش کر کے ثابت کر دیا کہ وہ اس میدان میں بھی معرکے سرانجام دے سکتے ہیں۔

12 جون 2014ء سے برازیل میں بیسواں ورلڈکپ جاری ہے۔ اور اب اس کے دوسرے مرحلہ پری کوارٹر فائنل کا اختتام ہو چکا ہے۔

اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے۔ تو فٹ بال کا کھیل یا اس سے ملتا جلتا ایونٹ قدیم یونانی تہذیب میں ملتا ہے۔ بہرحال فٹ بال بہت پرانا کھیل ہے۔

گوکہ سارا سال فٹ بال کے مقابلے، ٹورنامنٹ منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن فیفا فٹ بال ورلڈکپ کا انتظار بڑی بے چینی سے رہتا ہے۔ کھلاڑی سالہا سال تک اس بڑے ایونٹ میں شرکت کے لئے دن رات محنت کرتے ہیں۔ ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ اس میں شامل ہو۔

اس ورلڈکپ میں 32 ممالک کی ٹیمیں شامل ہوئی ہیں۔ گوکہ پاکستان اس کپ کے لئے کوالیفائی نہیں کر سکا۔ لیکن پاکستانی ساختہ فٹ بال ''برازوکا'' اس ٹورنامنٹ میں پاکستان کی نمائندگی کرے گی۔ یہ پاکستان میں (سیالکوٹ) میں تیار ہونے والی فٹ بال ہے۔

اس عالمی کپ کی انعام کی رقم ریکارڈ مقرر کی گئی ہے۔ جوکہ 57 کروڑ 60 لاکھ امریکی ڈالر ہے۔ فاتح ٹیم کو پہلی مرتبہ 35 کروڑ اور رنراپ کو 25 کروڑ ڈالر ملیں گے۔

ورلڈکپ مقابلوں میں برازیل اور جرمنی سات سات مرتبہ فائنل کھیلے۔ اٹلی چھ مرتبہ اور ارجنٹائن چار مرتبہ فائنل میں پہنچی۔ برازیل جس ملک میں 2014ء کا ورلڈکپ ہو رہا ہے۔ اس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ تمام انیس عالمی مقابلوں میں شرکت کا اعزاز رکھتا ہے۔ دوسرے نمبر پر جرمنی اور اٹلی مشترکہ طور پر سترہ سترہ مرتبہ ان مقابلوں میں شرکت کر چکے ہیں۔ ارجنٹائن پندرہ مرتبہ شرکت کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔

ایک اور ریکارڈ یہ ہے کہ چھ ممالک ایسے ہیں جنہوں نے اپنے ملک میں عالمی کپ کی میزبانی کی اور ورلڈکپ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ان میں یوراگوئے 1930، اٹلی 1934، انگلینڈ 1966، جرمنی 1974، ارجنٹائن 1978 اور فرانس 1998ء۔

نیدرلینڈ کی ٹیم تین مرتبہ 1974ء 1978 اور 2010ء عالمی کپ کے فائنل تک پہنچی اور کامیابی نہ حاصل کر سکی۔

ایک ریکارڈ ورلڈکپ کا یہ بھی ہے کہ برازیل کے ہیرو ''پیلے'' نے 1958ء کے ورلڈکپ فائنل میں شرکت کی۔ اس وقت ان کی عمر سترہ سال اور 249 دن تھی۔ اس طرح پیلے ورلڈکپ فائنل میں کھیلنے والے کم عمر ترین کھلاڑی بن گئے۔ بلکہ انہوں نے اس فائنل میں ایک گول بھی کیا۔

برازیل کے ''رونالڈو'' نے ورلڈکپ میں اب تک انفرادی طور پر پندرہ گول کئے ہیں۔ وہ سب سے آگے ہیں۔ دوسرے نمبر پر 14 گولوں کے ساتھ جرمنی کے دو کھلاڑی ''میروکوز'' اور ''جیرومولر'' ہیں۔ کسی ایک میچ میں زیادہ سے زیادہ گول کرنے کا اعزاز روس کے کھلاڑی کے پاس ہے۔ ''اولنچ سالنکو'' نے 1996ء میں کیمرون کے خلاف پانچ گول کئے۔ ایک اور دلچسپ ریکارڈ جواب تک کسی کھلاڑی کو حاصل نہیں۔ وہ نیدرلینڈ کے ''ارنی براندنس'' کے پاس ہے۔ 1978ء میں انہوں نے اٹلی کے خلاف کھیلتے ہوئے غلطی سے اپنی ٹیم کے خلاف گول کر دیا۔ لیکن پچاسویں منٹ میں انہوں نے اٹلی کے خلاف گول کر کے اپنی غلطی کی تلافی کر دی۔ اس طرح ایک میچ میں دونوں ٹیموں کے لئے گول کرنے کا منفرد اعزاز حاصل کیا۔

اب دیکھتے ہیں کہ اس ورلڈکپ کے اختتام تک کتنے نئے ریکارڈ بنتے اور پہلے ٹوٹتے ہیں۔

جہاں تک فٹ بال کے کھیل کا تعلق ہے۔ اس کی مقبولیت اور شہرت کے لحاظ سے پاکستان میں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی لیول پر فوری طور پر اس کھیل کو شروع کیا جائے۔ بلکہ اس کو لازمی قرار دیا جائے۔ اسی طرح چھوٹے چھوٹے کلب قائم کر کے ان کی مالی اور اخلاقی لحاظ سے حوصلہ افزائی کی جائے۔ یہ ایک سستا اور خوبصورت اور صاف ستھرا کھیل ہے۔

اداروں کی ٹیمیں تیار کی جائیں۔ ملکی سطح پر بڑے ٹورنامنٹ کروائے جائیں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات دیئے جائیں۔

چند سالوں میں پاکستان اس میدان میں اپنا لوہا منوا سکتا ہے۔ اس طرح قومی لحاظ سے بھی ہمارا نام دنیا میں عزت و وقار سے لیا جائے گا۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کھیل تعصب کی آنکھ کو بند کر دیتے ہیں۔

(مرسلہ: مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب)

## فٹ بال ورلڈکپ۔ کوارٹر فائنل مرحلہ

فرانس، جرمنی، برازیل، کولمبیا، ارجنٹائن، بیلجیئم، نیدرلینڈ اور کوسٹاریکا کی ٹیمیں کوارٹر فائنل میں پہنچ چکی ہیں۔

## ربوہ میں سحر و افطار 4 جولائی

| | |
|---|---|
| انتہائے سحر | 3:28 |
| طلوع آفتاب | 5:05 |
| زوال آفتاب | 12:13 |
| وقت افطار | 7:20 |

## ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

### 4 جولائی 2014ء

| | |
|---|---|
| 5:35 am | درس القرآن 4 جنوری 1998ء |
| 10:05 am | رمضان المبارک، سوال و جواب |
| 12:45 pm | راہ ھدیٰ |
| 3:25 pm | درس القرآن 5 جنوری 1998ء |
| 5:00 pm | خطبہ جمعہ Live |
| 9:20 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 2014ء |

## گمشدہ پرس

مکرم نجیب الرحمٰن اطہر صاحب فلیٹ دارالعلوم جنوبی حلقہ بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ یکم جولائی 2014ء کو صبح نصرت جہاں اکیڈمی سے دارالعلوم جنوبی تک میری اہلیہ کا لال رنگ کا چھوٹا پرس رکشہ سے گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے خاکسار کو پہنچا دیں یا فون نمبر 03327077641 پر اطلاع دیں

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua: Mian Mubarik Ali

FR-10

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

خداتعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
بوتیک ہی بوتیک، کاٹن بوتیک کی تمام ورائٹی پر
زبردست سیل سیل سیل
نیز مردانہ کپڑے کی تمام ورائٹی چیلنج ریٹ پر
امپورٹڈ بیڈشیٹ کی ورائٹی دستیاب ہے۔
اعجاز احمد طاہر: 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

وردہ فیبرکس
رمضان پیکج
Sale Sale Sale
لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈسکاؤنٹ مارٹ
پرفیومز، ہوزری، کاسمیٹکس، جیولری مناسب دام
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0333-9853345,0343-9166699

ضرورت گن مین
ایک گن مین کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائیگی۔ معقول تنخواہ
اپنے صدر صاحب کی تصدیق سے درخواست دیں
رابطہ: 03217704270

ایک نام
مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962